Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ: ۱۷- شعبان ۱۴۱۳ھ، ۱۰- تبلیغ ۱۳۷۲ ہش، ۱۰- فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۳۵

جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے

وہ قومیں جو جھوٹی ہیں ان کی اقتصادیات میں برکت نہیں ہے اور یہ صرف فرد کا معاملہ نہیں بلکہ جھوٹ قوموں کے رزق کو چھین لیتا ہے۔ اور بظاہر انسان جھوٹ کو رب بنا رہا ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ ایسا ظالم رب ہے ایسا دھوکے باز رب ہے کہ ایک ہاتھ سے کچھ دیتا ہے تو دوسرے ہاتھ سے اس سے بہت زیادہ واپس لے جاتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ ایک فطرتی قاعدہ ہے کہ جب یقین اور قطعی علم ہو کہ اس جگہ قدم رکھنا ہلاکت ہے۔ یا ایک سوراخ جس میں کالا سانپ ہو اور یہ خود اسے دیکھ بھی لیوے تو کیا اس میں انگلی ڈال سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ غرض یہ فطرتِ انسانی میں ہی رکھا گیا ہے کہ جہاں اس کو ہلاکت کا یقین ہوتا ہے اس جگہ سے بچتا اور پرہیز کرتا ہے۔ جب تک اس درجہ تک خدا تعالیٰ کی معرفت نہ ہو جاوے۔ اور یہ یقین پیدا نہ ہو جاوے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ ایک بھسم کر دینے والی آگ ہے یا ایک خطرناک زہر ہے تب تک حقیقتِ ایمان کو نہیں سمجھا گیا اور بغیر ایسے کامل یقین اور معرفت کے پھر ایمان بھی ادھورا ایمان ہے۔ وہ ایمان جس کا اعمال پر بھی اثر نہ ہو۔ یا جو ایمان امتحانی حالات میں ذرا بھی تبدیلی پیدا نہ کر سکے کس کام کا ایمان ہے اور اس کی کیا فضیلت ہو سکتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۵۶۴)

ہر حالت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط رکھنا چاہیئے

اقتباس از فرمودات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ انسان اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو بے دلی سے اس کی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ خوشی اور رنج دونوں میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ ورنہ ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان جو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث کرتا اور اس کا مقرب اور نعماءِ الٰہی کا جاذب بناتا ہے وہ وہی ایمان ہوتا ہے جو ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک اور ماسوی اللہ کی محبت سے خالی ہو۔ ہمارے ملک میں بھی لوگ کہا کرتے ہیں کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان کبھی بچ نہیں سکتا۔ اگر دونوں کشتیاں کچھ وقت اکٹھی بھی چلی جائیں تب بھی پانی کی رو ایک نہ ایک وقت ان کو ضرور علیحدہ کر دے گی۔ اور ان کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان غرق ہو کر رہے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا جو منہ سے تو اس کے ساتھ اپنی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور عملی طور پر رات دن وہ دنیا پر گرے رہتے ہیں اور خدائی احکام کو پسِ پشت ڈال رہے ہوں۔

جب ترکوں نے بغداد پر حملہ کیا تو اٹھارہ لاکھ آدمی انہوں نے قتل کر دیا تھا۔ ایسی تباہی اور بربادی کے وقت کچھ لوگ ایک بزرگ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس تباہی سے بچا لے۔ انہوں نے کہا کہ میں کیا دعا کروں۔ میں تو جب بھی ہاتھ اٹھاتا ہوں مجھے آسمان سے یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ (۔) اے کافرو! ان فاجر مسلمانوں کو خوب مارو حالانکہ بظاہر ان میں ایک فریق جو مارا جا رہا تھا۔ خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا تھا۔ اور دوسرا فریق دین سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا مگر چونکہ مسلمان کہلانے والوں نے مذہب کو صرف نام کے طور پر قبول کیا تھا۔ اور اپنے قلوب میں انہوں نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا اس لئے ان پر عذاب آ گیا۔

پس انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے اور دیکھتا رہے کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کیا تعلق ہے اور آیا عسر اور یسر دونوں حالتوں میں وفاداری کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یا نہیں"

(۔۔۔ کبیر جلد پنجم حصہ اوّل)

نکاح و تقریب رخصتانہ

عزیزہ مکرمہ جمیلہ منورہ صاحبہ بنت محترم مبارک احمد طاہر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ کا نکاح بہمراہ مکرم خواجہ شکیل احمد صاحب حال جرمنی ابن مکرم خواجہ منیر احمد صاحب دار العلوم غربی ربوہ مورخہ ۲۱- جنوری ۱۹۹۳ء محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری سابق مربی امریکہ و مغربی افریقہ نے مبلغ چالیس ہزار روپیہ حق مہر کو ارٹر نمبر ۲۴ تحریک جدید میں پڑھا۔ جس کے بعد تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقع پر محترم مولانا نے ہی دعا کرائی۔

اگلے روز مکرم خواجہ منیر احمد صاحب نے اپنے گھر واقع دار العلوم غربی ربوہ میں دعوت طعام کا انتظام کیا۔ ہر دو مواقع پر احباب کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ عزیزہ مکرمہ جمیلہ منورہ صاحبہ محترم مولانا محمد منور صاحب کی پوتی ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلانِ ولادت

مکرم خواجہ منظفر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ شورکوٹ کو اللہ تعالےٰ نے یکم فروری ۱۹۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم خواجہ محمد امین صاحب امرتسری کا پوتا اور مکرم چوہدری مجید احمد صاحب (بھیڑے والے) کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام "خواجہ فواد احمد قمر" رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی عمر سے نوازے اور خادمِ دین بنائے۔

"اس سال کو انسانیت کا سال بنائیں۔ جتنی طاقت ہے اس کے مطابق دنیا کو صحیح پیغام پہنچائیں"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰۔ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش — ۱۰۔ فروری ۱۹۹۳ء

جھوٹ کا جُرم — اور سزا

بعض جھوٹ تو کھل جاتے ہیں اور جھوٹ بولنے والا کتنا ہی بات کو چھپائے اصلیت ظاہر ہو جاتی ہے۔ کچھ قرائن ہو سکتے ہیں۔ کچھ واقعات۔ کچھ دوسرے لوگوں کے بیان لیکن بعض ایسے جھوٹ کہ کھل ہی نہیں سکتے۔ ان کا تعلق صرف اور صرف اس شخص سے ہوتا ہے جو جھوٹ بول رہا ہے۔ نہ کوئی قرینہ نہ کوئی واقعہ نہ کوئی چشم دید گواہ۔ ایسا جھوٹ بولنے والا یا خود جانتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے یا خدا جانتا ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے جو فسادات برپا کرواتی ہے۔

جب کسی بات کا اپنے آپ کو اور صرف خدا کو علم ہو تو انسان کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ وہ اگر بات نہ کھولے تو کھل نہیں سکتی اور حالات سدھر نہیں سکتے۔ اس قسم کے جھوٹ ہمارے ارد گرد پھیلے ہوئے ہیں۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد کے مطابق جھاڑیوں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ جھاڑیوں میں چھپی ہوئی چیز کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ اور اگر جھوٹ جھاڑیوں کی طرح ہو تو ان کا ہی پتہ نہیں چل سکتا۔ حضور فرماتے ہیں:

"اللہ والا بننے کے لئے ضروری ہے کہ جھوٹ کی ان جھاڑیوں کا قلع قمع کیا جائے اور ہر قدم پہ فیصلے کئے جائیں کہ اگر مجھ سے کوئی جرم سرزد ہو تو میں نے جھوٹ کی پناہ ہرگز نہیں لینی اور اس فیصلے کے بعد جرم کی سزا قبول کرنے کے لئے اپنے نفس کو آمادہ کر لیتا ہے۔ ایسی صورت میں بسا اوقات اللہ تعالیٰ معاف فرماتا ہے۔ اور ایسا شخص ابتلا میں ڈالا ہی نہیں جاتا۔"

جھوٹ اور خاص طور پر ایسے جھوٹ جو جھاڑیوں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سے بچنے کی جو تلقین حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی ہے۔ یہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس دنیا کو جھوٹ سے چھٹکارا دے کر ہی خوبصورت بنایا جا سکتا ہے۔ امن و امان اور صلح و آشتی۔ اپنے آپ سے اور دوسرے لوگوں سے صرف اور صرف سچ ہی کی بنیاد پر قائم ہو سکتی ہے۔ جھوٹ اور چھپا ہوا جھوٹ۔ بے پناہ تباہی کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اسے جھوٹ والا ہی ختم کر سکتا ہے۔

اگر ہم یہ چاہتے ہیں۔ اور ساری دنیا یہی چاہتی ہے۔ کہ جو کوئی بھی جرم کرے اسے اس کی سزا ملنی چاہیئے۔ تو ہم خود اپنے متعلق یہ فیصلہ کیوں نہ کریں کہ ہم اپنے جُرم کی سزا لینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ اقرارِ جرم دل کی صفائی کی ایک اہم شرط ہے۔ اور انسان کو پہلے سے بھی بہتر بنا دیتی ہے۔ کیونکہ اقرارِ جرم ایک خوبی ہے۔ اور خوبی حسن پیدا کرتی ہے۔ پس جھوٹ کو ختم کیا جائے۔ جرم ہو تو اس کا اقرار کیا جائے۔ اور جرم کا اقرار کیا جائے تو اس کی سزا لینے کے لئے خود کو آمادہ کیا جائے۔

جھوٹ سے بچنے میں ہے دل کا کمال
جھوٹ کر دیتا ہے سب کچھ پائمال
دیکھ اور جی بھر کے چاروں سمت دیکھ
سچ میں ہے دنیا کا ہر حُسن و جمال

ابوالاقبال ———

○

گلشن سے جب نکل رہا تھا
جو پیڑ تھا ہاتھ مَل رہا تھا

پروا تھی نہ اس کو ڈر کسی کا
سورج سرِ عام ڈھل رہا تھا

غصے کو تو پی چکا تھا پاگل
اشکوں کو بھی اب نگل رہا تھا

آیا تھا سمندروں سے مل کر
ساحل کی طرح سنبھل رہا تھا

منزل بھی قریب آگئی تھی
رستہ بھی لہو اُگل رہا تھا

چہرے تو بدل چکے تھے سارے
منظر ہی نہیں بدل رہا تھا

آیا تھا پہاڑ سے اُتر کر
صحرا میں جو پھول جل رہا تھا

اُوپر سے وہ ہو رہا تھا ناراض
اندر سے مگر پگھل رہا تھا

اس درد سے دے رہا تھا دستک
دروازوں کے دل بدل رہا تھا

مضطرؔ کو وہ یاد کیسے رہتا
خطرہ بھی تو صاف ٹل رہا تھا

چوہدری محمد علی

"جب تک غیر اللہ سے کٹ کر خدا کے نہیں ہو جاتے یا غیر اللہ سے کٹنے کا سلسلہ شروع نہیں کر دیتے اس وقت تک ہمارے سارے کام خدا نہیں بنائے گا۔۔۔ خدا تو وہی کام بنایا کرتا ہے جن میں تمام تر توکل اور انحصار انسان خدا کی ذات پر ہی کرے۔ پس تبتّل کا یہ معنی ہے کہ دنیا سے اپنی امیدیں۔ اپنی حرصیں۔ اپنے خوف۔ اپنی سب طمعیں کاٹ لاؤ اور صرف خدا ہی پر توکل کرو۔ اسی کے ہو جاؤ اور پھر دیکھو کہ تمہارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے بنائے گا۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہستی باری تعالیٰ

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامدِ حقّہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئی کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔ اور تمام روح اور اس کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں۔ اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔

وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔

اللہ اس ذات کامل کا نام ہے کہ جو معبود برحق اور مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ اور تمام رذائل سے منزہ اور واحد لاشریک اور مبداء جمیع فیوض ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اپنے نام اللہ کو تمام دوسرے اسماء وصفات کا موصوف ٹھہرایا ہے۔ اور کسی جگہ دوسرے اسم کو یہ رتبہ نہیں دیا پس اللہ کے اسم کو بوجہ موصوفیت تامہ ان تمام صفتوں پر دلالت ہے جن کا وہ موصوف ہے۔ اور چونکہ وہ جمیع اسماء اور صفات کا موصوف ہے اس لئے اس کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ جمیع صفات کاملہ پر مشتمل ہے (۔۔۔) تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں۔ اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالاتِ تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لا سکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں اور کوئی ایسی خوبی نہیں کہ عقل اس خوبی کے امکان پر شہادت دے مگر اللہ تعالیٰ بدقسمت انسان کی طرح اس خوبی سے محروم ہو۔ بلکہ کسی عاقل کی عقل ایسی خوبی پیش ہی نہیں کر سکتی کہ جو خدا میں نہ پائی جائے۔ جہاں تک انسان زیادہ سے زیادہ خوبیاں سوچ سکتا ہے وہ سب اس میں موجود ہیں۔ اور اس کو اپنی ذات اور صفات اور محامد میں من کل الوجوہ کمال حاصل ہے اور رذائل سے بکلی منزہ ہے۔

عقل سلیم خدا تعالیٰ کی نسبت صریح یہ نقص سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کا مالک کہلا کر پھر کسی چیز کا رب اور خالق نہ ہو اور دنیا کی زندگی اس کے سہارے سے نہیں بلکہ اپنے ذاتی وجوب کی رو سے ہو۔ اور جب عقل سلیم کے آگے یہ دونوں سوال پیش کئے جائیں کہ آیا خداوند قادرِ مطلق کے محامد تامہ کے لئے یہ بات اصلح اور انسب ہے کہ وہ آپ ہی اپنی قدرت کاملہ سے تمام موجودات کو منصّۂ ظہور میں لا کر ان سب کا رب اور خالق ہو اور تمام کائنات کا سلسلہ اسی کی ربوبیت تک ختم ہوتا ہو اور خالقیت کی صفت اور قدرت اس کی ذاتِ کامل میں موجود ہو اور پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہو۔ یا یہ باتیں اس کی شان کے لائق ہیں کہ جس قدر مخلوقات اس کے قبضۂ تصرف میں ہیں یہ چیزیں اس کی مخلوق نہیں ہیں۔ اور نہ اس کے سہارے سے اپنا وجود رکھتی ہیں اور نہ اپنے وجود اور بقا میں اس کی محتاج ہیں اور نہ وہ ان کا خالق اور رب ہے اور نہ خالقیت کی صفت اور قدرت اس میں پائی جاتی ہے اور نہ پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہے تو ہرگز عقل یہ فتویٰ نہیں دیتی کہ وہ جو دنیا کا مالک ہے وہ دنیا کا پیدا کنندہ نہیں اور ہزاروں پُر حکمت صفتیں جو کہ روحوں اور جسموں میں پائی جاتی ہیں وہ خود بخود ہیں اور ان کا بنانے والا کوئی نہیں اور خدا جو ان سب چیزوں کا مالک کہلاتا ہے وہ فرضی طور پر مالک ہے اور نہ یہ فتویٰ دیتی ہے کہ اس کو پیدا کرنے سے عاجز سمجھا جاوے یا ناطاقت اور ناقص ٹھہرایا جاوے یا پلیدی اور نجاست خواری کی نالائق اور قبیح عادت کو اس کی طرف منسوب کیا جاوے یا موت اور درد اور دکھ اور بے علمی اور جہالت کو اس پر روا رکھا جاوے بلکہ صاف یہ شہادت دیتی ہے کہ خدائے تعالیٰ ان تمام رذیلتوں اور نقصانوں سے پاک ہونا چاہیئے اور اس میں کمالِ تام چاہیئے۔ اور کمالِ تام قدرت تام سے مشروط ہے اور جب خدائے تعالیٰ میں قدرت تام نہ رہی اور نہ وہ کسی دوسری چیز کو پیدا کر سکا اور نہ اپنی ذات کو ہر ایک قسم کے نقصان اور عیب سے بچا سکا تو اس میں کمال تام بھی نہ رہا۔ اور جب کمال تام نہ رہا تو محامدِ کاملہ سے وہ بے نصیب رہا۔

یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے۔ اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہے اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا تعالیٰ نے عاجز انسانوں کو اپنی کامل معرفت کا علم دینے کے لئے اپنی صفات کو قرآن شریف میں دو رنگ پر ظاہر کیا ہے۔ (۱) اول اس طور پر بیان کیا ہے جس سے اس کی صفات استعارہ کے طریق پر مخلوق کی صفات کی ہم شکل ہیں۔ جیسا کہ وہ کریم رحیم ہے۔ محسن ہے اور وہ غضب بھی رکھتا ہے۔ اور اس میں محبت بھی ہے اور اس کے ہاتھ بھی ہیں اور اس کی آنکھیں بھی ہیں اور اس کی ساقیں بھی ہیں اور اس کے کان بھی ہیں۔ اور نیز یہ کہ قدیم سے سلسلہ مخلوق کا اس کے ساتھ چلا آیا ہے مگر کسی چیز کو اس کے مقابل پر قدامتِ شخصی نہیں ہاں قدامت نوعی ہے اور وہ بھی خدا کی صفت خلق کے لئے ایک لازمی امر نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ خلق یعنی پیدا کرنا اس کی صفات میں سے ہے ایسا ہی کبھی اور کسی زمانہ میں تجلیٔ وحدت اور تجرد اس کی صفات میں سے ہے اور کسی صفت کے لئے تعطلِ دائمی جائز نہیں ہاں تعطل میعادی جائز ہے۔

غرض چونکہ خدا نے انسان کو پیدا کر کے اپنی ان تشبیہی صفات کو اس پر ظاہر کیا جن صفات کے ساتھ انسان

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا ـــــ ڈان ۱۰ جنوری ۱۹۹۳ء

ملکی سیاست
(ایک خط)

ڈاکٹر منہاج قدوائی اوکلاہوما سٹی (امریکہ) سے لکھتے ہیں۔ (ڈان ۱۰ جنوری ۱۹۹۳ء) میں پاکستان سے ایک میڈیکل گریجوایٹ ہوں اور یہاں امریکہ میں پبلک ہیلتھ کے مضمون پر ماسٹر کی ڈگری کے لئے تعلیم حاصل کر رہا ہوں اگرچہ جسمانی طور پر میں پاکستان سے بہت دور ہوں لیکن آپ کے مؤقر جریدے کی وجہ سے وہاں کے حالات سے خوب واقف رہتا ہوں۔ یہ خط لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ میں ملک کے سیاستدانوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ایک منتخب حکومت کو کام کیوں نہیں کرنے دینا چاہتے اور وہ جمہوریت کے لئے خطرے کا باعث کیوں ہیں۔ حالانکہ بعض لوگ جو ایسا کرنے میں مصروف ہیں انہیں ان کی کنسٹی ٹیوانسی نے رد کر دیا تھا۔ آئندہ جب وہ پھر منتخب نہیں ہو سکیں گے تو وہ یہی راگ الاپیں گے۔

اگر ہم یہی سمجھیں کہ انتخابات میں دھاندلی ہوئی تھی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ لوگ یہ بات کہہ رہے ہیں کہ صدر اور نگران وزیر اعظم بھی ایسا کرنے میں ملوث تھے۔ انہوں نے ایسا کیوں کرنے دیا۔ انتخابات میں دھاندلی ہوئی یا نہیں ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ سیاست والوں کو کون سا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ جس سے وہ ملک کی رہنمائی کر سکیں۔ دستوری یا غیر دستوری؟

انہیں یہ بات سوچنی چاہیئے کہ ہمیں ۱۹۴۷ء میں آزادی ملی تھی اور اب ۲۰۰۰ء آنے والا ہے۔ اس سارے عرصے میں کئی دیگر ممالک نمودار ہوئے اور ان کی اکثریت ہم سے آگے نکل گئی۔ ہم کیوں پیچھے رہ گئے۔ ملک کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اکثر اوقات سیاستدانوں نے فوج کو آگے آنے کا موقع دیا اور وہ سالہا سال تک حکومت کرتے رہے یہی وجہ ہے کہ جمہوریت فروغ نہیں پا سکی۔ ایک ایسے ملک میں جہاں بچوں کی شرح اموات ایک ہزار میں سے ۱۰۶ ہے جہاں پر آمد ایک شخص کی ایک سال میں ۳۷۰ امریکی ڈالر ہے اور جہاں کی شرح خواندگی ۳۵ فیصدی ہے۔ کیا یہاں کے سیاستدانوں کے پاس کوئی ایسے پروگرام ہیں جو ان مسائل کا حل ہو سکیں۔ وہ ہمارے مستقبل کے لئے کیسی امیدیں پیش کرتے ہیں۔ اگر ان کے پاس بہتر پروگرام ہیں تو انہیں چاہیئے کہ لوگوں کے سامنے رکھیں وہ یہ فیصلہ کریں گے کہ کن لوگوں کو اسمبلیوں میں جانا چاہیئے۔

روشن الدین (رفیق)

ایک چھوٹی سی بات

ایک چھوٹی سی بات ارسال خدمت ہے شائع فرمادیں۔

فسادات کے بعد ہم دو زرگر روشن الدین نام کے اکٹھے ہو گئے اور اتفاق ایسا ہوا کہ دونوں جاننے والے دو میاں صاحب بھی چک ۳۶ اوکاڑہ کے قریب جس میں دونوں کو زمین ملی ہوئی تھی۔ چک میں میاں حضرت عزیز احمد صاحب تھے اور دوسرے روشن الدین کے تعلق پاکپٹن کے چشتی خاندان کے ایک میاں صاحب سے تھے میری ڈیوٹی تازہ سبزی حضرت میاں عزیز احمد صاحب کے گھر پہنچانا تھی۔ ایک دن اپنے ماشکی کو دے کر بھیجا اور زبانی نام بتایا وہ چک میں جا کر نام بھول گیا کسی سے میاں صاحب کا گھر پوچھا تو اس نے پاکپٹن والے میاں صاحب کے گھر بھیج دیا۔ اس کو پتہ نہی تھا روشن الدین کا تعلق پاکپٹن والے میاں صاحب سے ہے دے کر سبزی جب اس نے بوری مانگی تو خادمہ نے آکر کہا کہ بوری خالی نہیں دینی ہم اس میں شکر ڈال کر بھجوائیں۔ جب ماشکی نے یہ بتایا اور نام پوچھا تو اس نے بتایا کہ نام بھول گیا۔ مگر میاں صاحب کا گھر پوچھ کر دے آیا ہوں انہوں نے تمہارا نام بھی لیا تھا۔ دوسرے دن حضرت میاں عزیز احمد صاحب جمعہ پڑھنے آئے تو یہ لطیفہ آپ کو سنایا آپ مسکرائے اور فرمایا شکر کرو ہم اگر سبزی کھاتے تو کیا ہوتا اور آپ وہ شکر کھاتے تو کیا ہوتا منتقی آدمی تو ہر بات میں بہتری سمجھتا ہے۔ مگر سبق یہ ملا کہ جب کسی ان پڑھ آدمی کو کوئی چیز دے کر بھیجنا ہو تو اس کو پورا نام پتہ شہر ہو تو بلاک، مکان نمبر لکھ کر دیں تاکہ بھول کر دوسری جگہ نہ دیتا پھرے اور آکر کہے کہ میاں صاحب کو دے آیا ہوں۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ لندن سین

بھوک ہڑتال

بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر انسانی حقوق کی تحریک کے چیئرمین پرویز امام نے ہندوستان میں مسلمانوں کے قتل عام پر احتجاج کرنے کے لئے ایک روزہ بھوک ہڑتال کی۔ وہ ہندوستانی ہائی کمیشن کے سامنے اکیلے ہی بیٹھے رہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان انسانی حقوق کی خلاف ورزی میں چیمپئن کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی اس ساری صدی میں اس جتنی کسی نے انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں کی۔ یہ بات انہوں نے ایک انگریزی روزنامے کو بتائی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بعض لوگ میرے ساتھ بھوک ہڑتال میں شامل ہونا چاہتے تھے لیکن انہیں اسلام آباد پہنچنے نہیں دیا گیا۔

اگرچہ ایسی باتیں ان لوگوں پر تو اثر نہیں کرتیں جن کے خلاف احتجاج کیا جاتا ہے۔ لیکن غلط یا درست یہ ایک ایسا راستہ ہے جس پہ چل کر دنیا کی توجہ کو متعلقہ موضوع کی طرف مبذول کروایا جاتا ہے۔

شہزادہ چارلس کے ٹیپ

بتایا گیا ہے کہ گذشتہ روز برطانیہ کے لاکھوں لاکھ قارئین اخبارات کو ان ٹیپس کی عبارت پڑھنے کو مل گئی جو برطانیہ کے وارث تخت چارلس اور مسز کمیلا پارکر باؤلز کی گفتگو کی ہیں۔ ان دونوں کی آپس میں نہایت دوستانہ گفتگو ہی ایسی بات ہے جس نے شہزادہ اور اسکی بیگم کے تعلقات خراب کر دیئے۔ اور یہ دونوں اب ایک دوسرے سے الگ رہ رہے ہیں۔ اس سے پہلے برطانوی اخبارات نے یہ انکشاف کیا تھا کہ اس قسم کی کوئی چیز موجود ہے۔ لیکن اب انہوں نے یہ ٹیپ شائع کر دئیے ہیں دی سنڈے مرر اور دی پیپل نے ایک جیسی تحریریں اپنے قارئین کو پیش کی ہیں اور اب چارلس کے مستقبل کے متعلق لوگوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ گفتگو ۱۹۸۹ء میں ہوئی تھی۔ لیکن پارکر باؤلز کے ساتھ چارلس کی دوستی جاری رہی اور یہی بات ان کے خلاف جاتی ہے۔ چارلس کے دوستوں کے حوالے سے اخبار آبزرور کہتا ہے کہ وہ چارلس دراصل مستقبل میں بادشاہ نہیں بننا چاہتا سنڈے ٹیلیگراف نے بھی ان کے دوستوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پرنس کا خیال ہے کہ وہ اب ایک مجردانہ زندگی بسر کریں گے تاکہ وہ بادشاہ بن سکیں۔ روزنامہ میل نے بتایا ہے کہ کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ پرنس چارلس کو مسز پارکر باؤلز سے اپنے تعلقات ختم کر دینے چاہئیں تاکہ ان کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ وہ آئندہ بادشاہ بن سکتے ہیں۔ متعدد اخبارات نے اپنے اداریوں میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ حکومت کو قانون سازی کرنی چاہیئے تاکہ وہ اخبارات کی ایسی خبروں پہ پابندی لگا سکے۔

تعارف

بدرگاہ ذیشان

نام کتاب : بدرگاہ ذیشان
مرتب : محترمہ برکت ناصر ملک صاحبہ
صفحات : ۱۴۴
قیمت : درج نہیں
شائع کردہ : شعبہ اشاعت لجنہ اماءاللہ کراچی

لجنہ اماءاللہ کراچی نے مفید مطبوعات کا جو سلسلہ شروع کیا ہے یہ اسکی ۲۵ ویں پیشکش ہے جو نعت میں احمدی شعراء کے کلام کا ایک انتخاب ہے۔ اس میں مجموعی طور پر ۷۷ شعراء و شاعرات کے کلام کا انتخاب دیا گیا ہے۔ جس میں ۱۲ خواتین شاعرات ہیں۔ ڈیڑھ صد صفحات کا یہ مجموعہ خوبصورت رنگا رنگ سرورق سے مزین ہے۔ پرنٹنگ کاغذ اور کتابت بھی معیاری ہے۔ البتہ شاعروں کی ترتیب اور تقدیم و تاخیر کے بارے میں اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ تبرکات کے بعد دور اول و دور دوئم بنائے گئے ہیں آخر میں شاعرات کا باب ہے۔ یہ ساری تقسیم مرتبین کی اپنی اختراع ہے اور اسکی وضاحت وہ خود ہی کر سکتے ہیں۔ مجموعی لحاظ سے ایک بابرکت مجموعہ ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔

(ی ایس ش)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت ـــــــــــ ڈاکٹر ایس اے اختر

ہائی بلڈ پریشر

آجکل "ہائی بلڈ پریشر" وطنِ عزیز میں اکثر لوگوں کی عام گفتگو میں استعمال ہونے والے الفاظ میں سے ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے بدلتے ہوئے طرزِ زندگی نے ہمیں بعض ایسے امراض سے شناسا کرا دیا ہے جو گزرے وقتوں میں نایاب یا کم یاب تھے۔ ذیابیطس۔ امراضِ دل۔ جوڑوں کے امراض ہائی بلڈ پریشر یہ سب امراض ماڈرن سماجی اور معاشی ترقی کے تحفہ ہیں۔ ہمارے آباؤ اجداد نہ صرف ان امراض کے نام سے ناآشنا تھے بلکہ وہ اپنی طبعی عمر پوری کر کے اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے تھے۔ آپ بھی اگر آج یہ تہیہ کر لیں کہ آپ نے ایک نارمل۔ قدرتی زندگی گزارنی ہے جو ہر قسم کے نشہ سے پاک۔ سادہ غذا۔ تازہ ہوا۔ مناسب ورزش سے مزین ہو۔ تو آپ بھی ان سب ماڈرن بیماریوں سے بچ سکتے ہیں اور ایک لمبی پرمسرت زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ یاد رکھیں آپ کی صحت کی بنیادی ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے۔ اپنی صحت کی حفاظت کریں۔ اچھی صحت اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے اور اچھی صحت ہی عین عبادت ہے۔

سب سے پہلے آئیے یہ دیکھیں کہ بلڈ پریشر اس دباؤ کا نام ہے۔ جو خون کی نالیوں کی اندرونی دیواروں پر دورانِ خون سے پڑتا ہے یہ زندہ شخص میں بلڈ پریشر ہوتا ہے۔ بلڈ پریشر کی موجودگی زندگی کی دلیل ہے۔ اس لئے ہر زندہ شخص میں ایک خاص درجہ تک بلڈ پریشر موجود ہونا ضروری ہے۔ بلڈ پریشر کے بغیر انسان کی رگوں میں خون کا دوران بند ہو جائے گا۔ یہی دورانِ خون زندگی کا دھارا ہے۔ یہی دورانِ خون بقائے زندگی کا آئینہ ہے۔

تمام لوگوں کا دورانِ خون دن کے مختلف اوقات میں قدرے بدلتا رہتا ہے یہ مختلف اوقات اور مختلف حالات کے تحت بڑھتا اور کم ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً اشتعال۔ یا ورزش۔ یا غصہ کی حالت میں بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ اور آرام کرتے وقت یا سوتے وقت یہ فطری طور پہ کم ہو جاتا ہے۔ یہ تبدیلیاں بالکل نارمل ہیں۔ ہماری شریانوں میں خون کا دباؤ دل کے دھڑکنے سے پیدا ہوتا ہے۔ آپ کا دل ہر دھڑکن کے ساتھ خون کی نالیوں میں خون کی ایک مخصوص مقدار کو دھکیل دیتا ہے اور یہ خون شریانوں میں سے گزرتے ہوئے شریانوں کی دیواروں پر ایک مخصوص دباؤ ڈالتا ہے۔ یہ دباؤ خون کا دباؤ یعنی بلڈ پریشر کہلاتا ہے

بعض لوگوں میں بلڈ پریشر نارمل مقدار سے اوپر رہتا ہے۔ اور خود بخود کم نہیں ہو پاتا۔ اسے ہائی بلڈ پریشر۔ ہائی پر ٹینشن یا بلند فشارِ خون کہتے ہیں۔ بعض لوگوں میں یہ بذاتِ خود ایک مرض ہوتا ہے جبکہ دیگر لوگوں میں یہ کسی اور مرض کی موجودگی کی علامت ہو سکتا ہے۔

جب آپ اپنا بلڈ پریشر کسی ڈاکٹر سے چیک کرواتے ہیں۔ تو وہ آپ کو آپ کا بلڈ پریشر دو اعداد میں بتاتا ہے۔ مثلاً $\frac{120}{80}$ ملی میٹر آف مرکری۔ ۱۲۰ کا عدد شریان میں خون کے اس دباؤ کو ظاہر کرتا ہے۔ جو دل کے سکڑنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اسے SYSTOLIC بلڈ پریشر کہتے ہیں۔ یہ عمر کے ساتھ ساتھ کسی حد تک بڑھتا رہتا ہے اور ۸۰ کا عدد شریانوں میں خون کے اس دباؤ کو ظاہر کرتا ہے جو دل کے آرام کرنے کے وقت موجود ہوتا ہے اسے DIASTOLIC بلڈ پریشر کہتے ہیں۔ اس وقت انسانی آبادی کا ۲۰ فی صد حصہ ہائی بلڈ پریشر کی مرض کا شکار ہے۔ اگر آپ کا DIASTOLIC بلڈ پریشر ۹۰ سے اوپر جانا شروع ہو گیا ہے تو آپ کو اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کے بعد ادویات یا پرہیز سے اسے ۹۰ سے نیچے لے آنا چاہیئے۔

آئیے ہم دیکھیں کہ ہائی بلڈ پریشر کی کیا وجوہات ہیں۔

(۱) **نمک کا زیادہ استعمال۔** لوگوں کے بہت بڑے گروہوں پر کی جانے والی تحقیق اور تجربہ گاہوں میں لاکھوں جانوروں پر کئے جانے والے تجربات نے ثابت کیا ہے کہ نمک کے استعمال اور بلڈ پریشر کے درجے میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ نمک کا استعمال کم کرنا۔ اور پوٹاشیم والی خوراک مثلاً پھلوں کا استعمال زیادہ کرنا۔ بعض مریضوں میں اتنا فائدہ مند ثابت ہوا ہے کہ انہیں مزید کسی دوائی کی ضرورت ہی نہ رہی۔

(۲) قریبی رشتہ داروں میں ہائی بلڈ پریشر کی مرض کا ہونا۔

(۳) گردوں کی بیماریاں۔ (۴) موٹاپا۔ (۵) نفسیاتی امراض (۶) عورتوں میں ایامِ حمل (۷) ادویات (۸) چکنائی اور چربی کا زیادہ استعمال (۹) ورزش کم کرنا یا بالکل نہ کرنا۔ (۱۰) شراب نوشی (۱۱) زندگی تیز رفتاری سے بسر کرنا۔ ہر وقت فکر مند رہنا۔ ذہنی پریشانی۔ ڈپریشن۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر بہت جلد غصے میں آجانا۔

بسیار خوری اور موٹاپا بلڈ پریشر کی زیادتی کی نہایت اہم وجہ ہے۔ مرغن غذاؤں اور خوراک میں چربی اور چکنائی کے استعمال سے خون نہایت گاڑھا ہو جاتا ہے اور دورانِ خون میں دقت کا باعث بنتا ہے۔ یہ نہایت عام فہم بات ہے کسی نالی میں پانی کا بہاؤ تیل یا چربی کی نسبت زیادہ آسان ہو گا۔

ہائی بلڈ پریشر کی علامات۔ بلڈ پریشر میں معمولی اضافہ سے مریض کو نہ تو کوئی نقصان پہنچتا ہے اور نہ ہی کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے بعض اوقات طبی معائنے کے دوران پہلی مرتبہ بلڈ پریشر کی زیادتی کا علم ہوتا ہے۔ بلڈ پریشر میں اضافے کی پہلی علامت سر میں درد ہونا۔ سر چکرانا۔ اور جسم کا ٹوٹنا ہیں۔ چند مریض بار بار پیشاب آنے کی شکایت بھی کرتے ہیں۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ بار بار اور جلد غصہ آنے لگ جاتا ہے۔ مرض کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں جو بروقت مناسب اور صحیح علاج نہ ہونے کے سبب خطرناک بھی ہو سکتی ہیں۔ مریض کا بلڈ پریشر اس حد تک بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں اور اسے فالج ہو جائے یا اس کی موت واقع ہو جائے۔ مریض کو ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے دل کا دورہ بھی پڑ سکتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کا علاج۔ اسے ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ (۱) ادویات سے علاج (۲) پرہیز

ہائی بلڈ پریشر کے مکمل کنٹرول کیلئے ادویات کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل چیزوں پر عمل کرنا بہت ضروری ہے اور اکثر مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ اگر ہائی بلڈ پریشر کا مریض ان ہدایات اور پرہیز پہ پوری طرح عمل کرے۔ تو اکثر اوقات ایسے مریض بغیر ادویات کے بھی صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

(۱) پرہیز اور ان ہدایات میں سب سے پہلی بات نمک والی تمام غذاؤں سے مکمل طور پر اجتناب برتا جائے۔ نمک کے پرہیز کے ساتھ ساتھ پھل اور سبزیاں زیادہ سے زیادہ کھائی جائیں۔

(۲) موٹاپا۔ موٹاپا اور ہائی بلڈ پریشر بڑے پکے ساتھی ہیں۔ اکثر زائد وزن لوگ جلد یا بدیر اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ خوشخبری یہ ہے کہ اگر موٹے لوگ اپنا وزن کم کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ان میں ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ بھی اسی نسبت سے کم ہو جاتا ہے۔ یہ دو پاؤنڈ وزن میں کمی کے ساتھ ساتھ SYSTOLIC بلڈ پریشر دو درجے کم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض موٹے اور زائد وزن کے لوگوں میں بلڈ پریشر کا مناسب علاج ان کے وزن کو مناسب حد تک کم کرنا ہی ہے۔

(۳) **چکنائی اور چربی کا استعمال۔** بے شمار تجربات سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اگر ہم لوگ اپنی خوراک میں چکنائی کا استعمال آدھا کر دیں۔ تو بلڈ پریشر دس فیصد کم ہو جائے گا۔ بہترین صحت کے لئے ہمیں چربی والی خوراک کا استعمال کم سے کم اور سبزیوں اور پھلوں کا استعمال زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہیئے۔

(۴) **سگریٹ اور تمباکو کا استعمال**

ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو بالخصوص اور دوسرے لوگوں کو بالعموم سگریٹ اور تمباکو نوشی سے بچنا چاہیئے۔ تمباکو کا استعمال چاہے کسی صورت میں ہو یعنی نسوار میں ڈال کر پان میں ڈال کر یا حقہ یا سگریٹ کی صورت میں ہر طرح سے صحت کے لئے بہت مضر ہے۔ ان حضرات میں بلڈ پریشر اور دل کی دوسری بیماریاں پیدا ہونے کا خدشہ دوسرے لوگوں کی نسبت دس گنا زیادہ ہوتا ہے

(۵) **ورزش۔** ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے ورزش سب سے بہترین اور سب سے کم خرچ علاج ہے۔ ورزش کرنے سے تمام جسم میں چستی اور تروتازگی آجاتی ہے۔ ورزش باقاعدگی سے اور مناسب کرنی چاہیئے۔ ساٹھ سال سے زیادہ عمر کے لوگوں اور دل کے مریضوں کے لئے پیدل چلنا سب سے بہترین ورزش ہے۔ وزن کم کرنے میں بھی ورزش بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دل کے مریضوں اور زیادہ عمر کے لوگوں کو سخت قسم کی ورزش نہیں کرنی چاہیئے۔ اس سے نقصان کا خطرہ ہے روزانہ مناسب رفتار سے پیدل چلنا نہ صرف ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں بلکہ سب لوگوں کے لئے بہترین ورزش ہے۔ ورزش سے آزردگی دور ہوتی ہے۔ پریشانیاں گھٹتی ہیں۔ دماغی رجحانات مثبت پہلوؤں کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ یہ تمام فائدے بلڈ پریشر کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو زندگی کی دیگر خوشیوں سے لطف اندوز ہونے کے قابل بھی بنا دیں گے۔ آخر میں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــ محمد اسماعیل منیر

محترم عبدالسلام صاحب

قدرت کا نظام ہے کہ اس دنیا میں آنے جانے والوں کا تانتا لگا رہتا ہے جانے والے کا وقت مقررہ آتا ہے تو وہ کسی کو وقت بھی نہیں بتا سکتا ہے۔ اپنے اور بیگانے سبھی حیران ہو جاتے ہیں کہ ابھی چند منٹ پہلے تو وہ باتیں کر رہا تھا اچانک خاموش ہو گیا۔ آخر ہوا کیا۔ ایسے ہی حیران کرنے والوں میں میرے بڑے بھائی جان محترم عبدالسلام صاحب آف ماڈرن ٹیلرز گولبازار ربوہ بھی شامل ہیں۔ ۲۱ جنوری ۱۹۹۳ء بروز جمعرات دوپہر ساڑھے بارہ بجے پانی پیتے پیتے ہی اللہ تعالیٰ کے بلاوے پر انہوں نے لبیک کہا کہ اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہ تھا۔

بھائی جان نے ستر سال کی عمر پائی۔ ساری عمر ہی کام اور کام میں ہی فعال زندگی گزاری۔ سوائے آخری چند مہینوں کے جب کہ بخار نے پیچھا نہ چھوڑا۔ مگر بخار کے باوجود پیارے آقا کے خطبات ٹی وی پر سننے کا اہتمام کرتے اور خطبہ سن کر خوب خوش ہوتے۔ خلاصہ دوسروں کو بتاتے اور اس میں خوشی پاتے۔

اپنے پیارے آقا کی جدائی کو ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ لندن کے ۱۹۸۵ء کے جلسے پر ملاقات کے لئے جا پہنچے۔ خوب ملاقاتیں کیں۔ تقریریں سنیں اور مطمئن ہوئے تو ربوہ سے والدہ محترمہ کی وفات کی خبر مل گئی۔ حضور سے ملے باہمی تعزیت ہوئی اور ارشاد ملا کہ ماسٹر صاحب آپ فکر نہ کریں جنازہ تو یہاں (لندن میں) بھی پڑھا دوں گا پھر آپ وہاں بھی تدفین کے لئے پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ اس دن جمعہ تھا نماز جمعہ کے بعد حضور نے نماز جنازہ پڑھا اور بھائی ہوائی جہاز کے انتظار میں لگ گئے اور اتوار کو نماز عصر میں ربوہ پہنچ گئے اور اسی نماز کے بعد نماز جنازہ کا پروگرام تھا جس میں وہ شامل ہو گئے اور حضور کے ارشاد کی تعمیل ہو گئی۔

آپ پیارے آقا کی آواز سننے کے لئے بے تاب رہتے تھے۔ جونہی آڈیو کیسٹ ربوہ پہنچتا سب سے پہلے خریدار وہی ہوتے۔ خود سنتے محلہ والوں کو سنواتے اور عجیب مسرت ملتی جس کا اظہار ان کے چہرے پر ہوتا۔ کل ہی ان کے محلہ دار کہہ رہے تھے کہ ۸۴ء سے لے کر اب تک انہوں نے حضور کے خطبات دوستوں تک پہنچانے میں خوب پھرتی دکھائی اور اب جب بیماری کی وجہ سے وہ بھاگ دوڑ کے قابل نہ رہے تو خدا تعالیٰ نے انہیں حضور کی آواز کے ساتھ حضور کی فوٹو بھی دکھانے کا انتظام خوب کر دیا کہ ان کے گھر پر ٹی وی کا انتظام ہو گیا اور وہ باوجود بیماری کے اس سے خوب استفادہ کرتے۔ دسمبر ۱۹۹۱ء میں جلسہ سالانہ قادیان کا اعلان ہوا تو باوجود بیماری کے تیاری شروع کر دی۔ ویزا بھی آ گیا مگر بیماری شدید ہوتی گئی اور بظاہر شدید سردی میں اتنا مشکل سفر کرنا ناممکن نظر آتا تھا۔ مگر حضور کا پیغام ملا کہ ماسٹر صاحب قادیان ضرور آئیں وہاں ملاقات ہوگی۔ چنانچہ اپنے آقا کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے قادیان پہنچے اور وہاں اپنے بھائی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش کے ہاں پرالی پر ہی بستر لگا لیا اور خوش تھے کہ حضور کی آواز پر لبیک کہنے کا موقع تو مل گیا۔ حضور کی خدمت میں حاضری کی اطلاع بھجوا دی اور حضور کی آواز پر کان رکھے۔ آپ کے ساتھ ہم سب کی ملاقات جلسہ کے بعد آئی آپ کی قیادت میں ہم سب حضور کے پاس پہنچے خوشی خوشی معانقے ہوئے۔ چند باتیں ہوئیں پھر حضور کی خصوصی ڈیوٹی بھی ادا کی۔ اجتماعی فوٹو ہوئی ہم واپس گھر پہنچے تو حضور نے ڈاکٹر مبشر احمد صاحب کو بھائی جان کے دیکھنے کے لئے گھر بھجوا دیا۔ جنہوں نے وہاں بھی اور پھر واپس ربوہ آ کر بھی علاج معالجہ میں میں خوب دلچسپی لی۔

اس لمبے سفر میں آپ کے بیٹے عزیزم عبدالمنان صاحب طاہر مربی سلسلہ برطانیہ نے خوب خدمت کی اور آپ کا ہر طرح خیال بھی رکھا اور آپ کی خوب دعائیں لیں۔ قادیان میں حاضر ہونے اور پھر حضور کی ملاقات کا آپ کی صحت پر اثر بہت اچھا ہوا۔ ایک بیٹی کی شادی بھی کی اور پھر زیادہ علیل ہوتے تو حضرت طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ جن کے ساتھ لجنہ آفس میں بھائی جان کی چھوٹی بیٹی عزیزہ ساجدہ کام کرتی ہے۔ گھر پر عیادت کے لئے تشریف لائیں اور ان کی تجویز کہ وہ ہومیو ادویہ نے تو کمال ہی کر دیا بخار جو سال بھر سے پیچھا نہ چھوڑتا تھا وہ رخصت ہو گیا اور انتڑیوں نے بھی بہتر رنگ میں کام کرنا شروع کر دیا۔ مگر عربی شاعر کا قول ہے کہ

جب موت آتی ہے تو پھر نہ کان
کام کرتے ہیں اور نہ آنکھیں۔

یہی معاملہ یہاں ہوا۔

بھائی جان کے ہاں اپنے گھر کے افراد سے بھی خوب رونق رہتی تھی۔ تاہم دوسرے عزیز و اقارب کے علاوہ احباب جماعت کی آمد و رفت بھی لگی رہتی تھی۔ اور سبھی آپ کی فیاضانہ طبیعت سے مستفید ہوتے تھے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ہر انسان کے اندر ایک خاص وصف ہوتا ہے اور خوبی ہوتی ہے اور دنیا کا ہر شخص ہی اس بات میں شامل ہے لیکن محترم بھائی جان کا چہرہ تو جب بھی سامنے آتا ہے ان کے وہ اوصاف جو ان کی سرشت کا خمیر تھے یاد آتے ہیں۔ مہمان نوازی، ملنساری دوسروں کی تکلیف کا احساس اور اس تکلیف کو خود اپنی ذمہ داری سے دور کرنا، دوسروں کے غموں میں شریک ہو کر ڈھارس بندھانا یہ تو اُن کے بنیادی وصف تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اُن کے جانے سے ان کا ایک کثیر التعداد حلقۂ احباب غمزدہ ہے اور ہر آنکھ اشکبار۔ وہ دور ہوتے ہوئے بھی دور نہیں ہیں۔ صبر اور ہمت کا جو مظاہرہ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری چند ماہ میں سخت تکلیف کے سامنے دکھایا وہ واقعی قابل ستائش ہے۔ بڑی ہمت سے اور حوصلے سے بیماری کا مقابلہ کیا اور ان کی خدمت میں کسی نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی محترمہ بھابھی صاحبہ اور تمام بیٹے بیٹیاں دن رات اُن کی خدمت کرتے رہے۔ دوائیاں لانا، ڈاکٹر کو بلانا، رات کے تمام اوقات میں ان کی خدمت غرضیکہ ہر طرح سے آرام رکھا۔ آپ نے تو بڑے حوصلے سے دن گزارے۔ مگر تقدیر اٹل ہے۔ کڑوی ضرور لگتی ہے مگر ہے حقیقت ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اُن کے بھانجے کے ایک بیٹے عزیزم خالد محمود نے حال ہی میں جامعہ احمدیہ سے درجہ شاہد کا امتحان پاس کیا ہے۔ وفات سے ایک روز قبل اُس نے جب اُن سے آ کر رزلٹ کا تذکرہ کیا تو بڑے پیار سے گلے لگا کر مبارکباد دی اور کہنے لگے کہ "اچھا مبارک ہو ہمارے خاندان میں ایک اور مربی بن گیا"۔

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بھائی جان کو جنت میں اعلیٰ مرتبہ عطا فرمادے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔

بقیہ صہ ۳

بظاہر شراکت رکھتا ہے۔ جیسے خالق ہونا۔ کیونکہ انسان بھی اپنی حد تک بعض چیزوں کا خالق یعنی موجد ہے۔ ایسا ہی انسان کو کریم بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حد تک کرم کی صفت بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اسی طرح انسان کو رحیم بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حد تک قوت رحم بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور قوتِ غضب بھی اس میں ہے۔ اور ایسا ہی آنکھ کان وغیرہ سب انسان میں موجود ہیں۔ پس ان تشبیہی صفات سے کسی کے دل میں شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ گویا انسان ان صفات میں خدا سے مشابہ ہے اور خدا انسان سے مشابہ ہے اس لئے خدا نے ان صفات کے مقابل پر قرآن شریف میں اپنی تنزیہی صفات کا بھی ذکر کر دیا۔ یعنی ایسی صفات کا ذکر کیا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کو اپنی ذات اور صفات میں کچھ بھی شراکت انسان کے ساتھ نہیں اور نہ انسان کو اس کے ساتھ کچھ مشارکت ہے۔ نہ اس کا خلق یعنی پیدا کرنا انسان کے خلق کی طرح ہے۔ نہ اس کا رحم انسان کے رحم کی طرح ہے۔ نہ اس کا غضب انسان کے غضب کی طرح ہے۔ نہ اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح ہے۔ نہ وہ انسان کی طرح کسی مکان کا محتاج ہے۔

بقیہ: صہ ۵

ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے ایک ضروری اور مفید مشورہ کہ وہ کبھی بھی اپنے ڈاکٹر کے بغیر مشورہ کے ادویات بند نہ کریں۔ اور اپنے بلڈ پریشر کا مکمل ریکارڈ رکھیں۔ اور وقتاً فوقتاً اپنے ڈاکٹر سے معائنہ اور مشورہ کرتے رہیں۔ اور غم اور غصہ سے اپنے آپ کو ہر ممکن حد تک بچائیں۔ کیونکہ یہ دو چیزیں نہ صرف بلڈ پریشر کو زیادہ کرتی ہیں بلکہ زندگی کے لمحات بھی کم کرتی ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسّم

کھیل اور کھلاڑی

جب سے ون ڈے کرکٹ کا آغاز ہوا ہے ٹیسٹ کرکٹ مسلسل زوال کا شکار ہے ون ڈے کرکٹ کی مقبولیت کی بڑی وجہ اس کی سنسنی خیزی اور رزلٹ ہے۔ لیکن سنسنی خیزی اور کانٹے دار مقابلے صرف ایک روزہ کرکٹ کا ہی خاصہ نہیں ہیں بلکہ بسا اوقات ٹیسٹ کرکٹ میں ون ڈے کرکٹ سے بھی زیادہ دلچسپ مقابلے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ایسا ہی ایک یادگار ٹیسٹ گذشتہ دنوں ویسٹ انڈیز اور آسٹریلیا کے درمیان ایڈیلیڈ میں کھیلا گیا جس میں بہت کشمکش اور اتار چڑھاؤ کے بعد ویسٹ انڈیز نے ناقابل یقین انداز میں صرف ایک رن سے کامیابی حاصل کر کے ٹیسٹ کرکٹ میں ایک نئی تاریخ رقم کی۔ یہ ٹیسٹ میچ میں کم سے کم مارجن سے کامیابی کا ایک نیا عالمی ریکارڈ ہے۔

ویسٹ انڈیز کو اپنی اس ریکارڈ ساز اور ناقابل فراموش کامیابی حاصل کرنے کے لئے کھیل کے آخری لمحات میں انتہائی صبر آزما انتظار کرنا پڑا۔ ویسٹ انڈیز آسٹریلیا کی دوسری اننگز میں ۱۴۴ رنز کے مجموعی سکور پر آسٹریلیا کی نویں وکٹ حاصل کی تو آسٹریلیا کی ٹیم فتح سے ۴۳ رنز کی دوری پر تھی۔ اور اس کی شکست یقینی دکھائی دیتی تھی مگر دسویں وکٹ کی شراکت میں میکڈرمٹ اور مے نے زبردست مزاحمت کی اور آسٹریلیا کو فتح کے نزدیک لے گئے لیکن جب آسٹریلیا فتح سے دو رنز کی دوری پر تھا تو میکڈرمٹ والش کی گیند پر مرے کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہو گئے اور ۴۱ رنز کی یہ پارٹنرشپ محض دو رنز کی کمی کے باعث اپنی ٹیم کی فتح کا سبب نہ بن سکی۔

ویسٹ انڈیز کی اس یادگار فتح کے ہیرو دراز قد تیز باؤلر کرٹلی امبروز رہے۔ جنہوں نے پہلی اننگز میں ۷۴ رنز دے کر ۶ اور دوسری اننگز میں ۴۶ رنز دے کر ۴ وکٹیں حاصل کر کے اس میچ میں مجموعی طور پر دس وکٹیں حاصل اور مین آف دی میچ قرار پائے۔ اس کامیابی کے بعد اب دونوں کے درمیان پانچ ٹیسٹ کی سیریز ایک ایک سے برابر ہو گئی ہے لہٰذا اب سیریز کے فیصلے کا دارومدار پرتھ میں کھیلے جانے والے پانچویں اور آخری ٹیسٹ پر ہے۔

ویسٹ انڈیز نے اس ٹیسٹ میں اپنی پہلی اننگز میں ۲۵۲ رنز بنائے۔ ویسٹ انڈیز کے ٹاپ سکورر سڈنی میں ۲۷۷ رنز کی شاندار اننگز کھیلنے والے برائن لارا رہے۔ لارا نے ۵۲ سکور بنائے اس کے علاوہ مرے نے ۴۹، سمنز نے ۴۶ اور ہینز نے ۴۵ رنز بنائے ہیوز نے ۶۴ رنز دے کر پانچ وکٹیں حاصل کیں۔ اس کے جواب میں آسٹریلیا کی ٹیم ۲۱۳ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ آسٹریلیا کے ٹاپ سکورر ہیوز رہے جنہوں نے ۴۳ رنز بنائے۔ بون زخمی ہونے کے باوجود ساڑھے تین گھنٹے تک ویسٹ انڈین باؤلرز کے سامنے ڈٹے رہے اور ۳۹ رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے امبروز نے ۷۴ رنز دے کر ۶ وکٹیں حاصل کیں۔ انڈیا میں بھارت اور انگلینڈ کے درمیان تین ٹیسٹ کی سیریز کا آغاز ہو گیا ہے۔ سیریز کا پہلا ٹیسٹ کلکتہ میں کھیلا جا رہا ہے دونوں ممالک کے درمیان تین ٹیسٹ کے علاوہ چھ ون ڈے انٹرنیشنل میچ بھی کھیلے جانے ہیں۔ جن میں سے دو ون ڈے میچ کھیلے جا چکے ہیں۔ جس میں سے ایک ایک میچ دونوں ملکوں نے جیتا ہے۔ یہ ٹیسٹ گراہم گوچ کے کیریئر کا ۱۰۰واں ٹیسٹ ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم داؤد احمد صاحب نگران تعمیرات صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی بچی عزیزہ حمیدہ داؤد بعمر ۵ ماہ دل کی تکلیف سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد ابراہیم (بنک مینیجر) فیکٹری ایریا ربوہ کا فضل عمر ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔

○ محترم چوہدری علی اکبر صاحب واقف زندگی سابق نائب ناظر تعلیم کا سی ایم ایچ راولپنڈی میں بندش پیشاب کا اپریشن ہو رہا ہے۔

○ مکرم سید سلیم احمد شاہ صاحب قائد ضلع گجرات کے والد مکرم سید عبید اللہ شاہ صاحب پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

وکلاء حضرات سے

کیا کوئی وکیل صاحب ہمارے قارئین کو اپنے کام کے سلسلے میں مفید معلومات بہم پہنچانا پسند کریں گے۔ ہمارے قارئین یقیناً اس بات سے مستفید ہوں گے کہ ایک وکیل زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے امور جنہیں عدالت میں لے جایا جاتا ہے کے متعلق انہیں کچھ بتائیں یعنی ایسے موضوعات جو مقدمات کا باعث بن جاتے ہیں اور پھر ایسے موضوعات کی تفصیلات جن سے ہمارے قارئین فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف قسم کے جھگڑوں سے بچ سکیں۔ اور اگر خدانخواستہ انہیں عدالت تک جانا ہی پڑے تو انہیں معلوم ہو کہ طریق کار کیا ہے اور کس طرح وہ بہتر طریق پر اپنے وکیل کو بات سمجھا سکتے ہیں۔ ہم اپنے احمدی وکلاء سے امید کرتے ہیں کہ وہ الفضل کے قارئین کی یہ خدمت کرنا پسند کریں گے۔

بچوں کے لئے

اگر الفضل میں کوئی ایسی بات شائع ہو جس کا تعلق خاص طور پر بچوں سے ہو تو ممکن ہے کہ اخبار کے اس حصے پر بچوں کی نظر نہ پڑے اور انہیں معلوم نہ ہو سکے کہ ان کے متعلق کیا کہا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ بات نہایت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ والدین یا بڑے بہن بھائی گھر میں چھوٹے بچوں کو اس بات کی طرف توجہ دلا دیا کریں جو الفضل میں ان سے متعلق شائع کی جاتی ہے۔ مثلاً گذشتہ دنوں ہم نے ایک مختصر سا نوٹ شائع کیا تھا کہ بچے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابوں کا اس طرح مطالعہ کریں کہ ان میں سے اچھے اچھے فقرات چن کر اپنی ایک کاپی میں درج کرتے جائیں اور وہ ہمیں اشاعت کے لئے بھیجیں۔ ہم ان کے شکریے کے ساتھ ان سنہری باتوں کو الفضل میں شائع کریں گے۔ بچوں کے پاس بھی اس طرح فقرات چن لینے سے اچھے قابل عمل اور دلچسپ ارشادات کا ایک خاصا بڑا ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔ جو ہمیشہ ان کے کام آئے گا اور جب وہ الفضل میں ان چیزوں کو شائع کروائیں گے۔ تو دنیا بھر میں بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد ان سے مستفید ہو گی۔ بلکہ یہ تو ایسی باتیں ہیں کہ ان سے بڑے بھی مستفید ہوں گے۔ اگر بچوں کی نظر سے ہمارا وہ نوٹ نہیں گذرا تو ہم ایک دفعہ پھر اس بات کو دہراتے ہیں کہ بچے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف کا مطالعہ کریں اور ان میں سے کہیں کہیں سے ایک فقرہ چن کر اپنی کاپی میں لکھتے جائیں اور پھر ہمیں کم از کم ایک خط میں دس ایسے فقرات لکھ کر بھیجیں جنہیں ہم الفضل میں ان کے حوالے سے شائع کریں گے۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۸۵ میں خدیجہ شاہین زوجہ ناصر احمد ملہی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۵۱ تحریک جدید۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی رنگ ۱۰ گرام مالیتی ۲۹۰۰/- روپے۔ (۲) طلائی چوڑیاں وزنی ۵ تولہ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔ (۳) سلائی مشین مالیتی ۵۰۰/- روپے۔ (۴) حق مہر وصول شدہ ۲۰۰۰/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی ۲۰۴۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ خدیجہ شاہین زوجہ ناصر احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ناصر احمد ملہی وصیت نمبر ۲۰۷۷۹ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد یوسف ناصر کوارٹر نمبر ۵۳ تحریک جدید ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۹ فروری۔ موسم خوشگوار ہے۔ سردی میں بتدریج کمی ہو رہی ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے لاہور اور راولپنڈی میں جرائم کی بڑھتی ہوئی لہر پر پولیس کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ نااہل اور غافل پولیس افسروں کو نہیں بخشا جائے گا۔

○ ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کا سخت مخالف ہوں پیپلز پارٹی کو ڈنڈے کے زور سے ختم نہیں کیا جا سکتا سیاست میں ملک دشمنی ختم ہونی چاہیئے۔

○ ایران کا ایک مسافر بردار ہوائی جہاز ایک ایرانی جنگی طیارے کے ساتھ تہران کے قریب ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۱۳۱ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ لاہور میں گیس سلنڈر کا ایک گودام پھٹنے سے ۱۳ افراد جاں بحق ہو گئے ہیں اور آگ لگ جانے سے لاشیں مسخ ہو گئیں۔ ارد گرد کے تین مکانات اور چھ دکانیں بھی مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔

○ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قریب ایک تیز رفتار بس اور ویگن میں خوفناک تصادم کے نتیجہ میں ۱۹ مسافر ہلاک اور ۲۵ زخمی ہو گئے ہیں۔

○ امریکہ نے پاکستان سے ٹی۔ ۳۷ طیارے واپس لینے کا فیصلہ کر لیا ہے پاک فضائیہ کے پاس اس وقت ۱۹ ٹی ۳۷ طیارے ہیں جن کے پٹے کی مدت ۱۹۹۴ء میں ختم ہو گی۔ پاکستانی ماہرین کے مطابق طیارے پرانے ہیں۔ پہلے ہی گراؤنڈ کر دیئے جاچکے گئے۔

○ کویت کے اول نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شیخ صباح الاحمد الجابر الصباح اعلیٰ سطح کے ایک وفد کے ہمراہ دو روزہ سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچ رہے ہیں۔

○ ریلوے کے پارلیمانی سیکرٹری چوہدری ناصر اقبال نے کہا ہے کہ ریلوے کے فاضل ملازمین کی چھانٹی نہیں کی جائے گی۔ بلکہ انہیں خالی آسامیوں پر رکھ لیا جائے گا۔

○ قومی اسمبلی نے غیر ملکی نجی سرمایہ کاری کے فروغ اور تحفظ کے ایک بل کی منظوری دی ہے۔ جس کے نتیجے میں دہری شہریت رکھنے والے پاکستانی۔ پاکستان میں آزادانہ طور پر سرمایہ کاری کر سکیں گے۔ ایوان نے غیر ہنر مند کارکنوں کی کم از کم اجرت ۱۵۰۰ روپے مقرر کرنے کے بل کی منظوری بھی دی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ جیل میں بے حد برا سلوک ہوتا رہا ہے۔ وہ اتوار کو ۲۷ ماہ ۲۵ دن قید رہنے کے بعد ضمانت پر رہا ہوئے۔

○ انڈونیشیا میں سیلاب آ جانے کی وجہ سے ۸۵ افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور پونے تین لاکھ افراد بے گھر ہو گئے۔

○ امریکہ میں متعین پاکستان کی سفیر بیگم عابدہ حسین نے کہا ہے کہ کلنٹن انتظامیہ سے جلد باضابطہ گفتگو کا آغاز ہو گا۔ اور ان کے دور میں پاکستان امریکہ تعلقات انشاء اللہ بہتر ہونگے۔

○ رکن صوبائی اسمبلی سردار طفیل احمد خان اور ان کے چار ساتھیوں سے کلاشن کوفوں سے مسلح چھ ڈاکو ۷ ہزار روپے نقد۔ کلائی گھڑیاں۔ طلائی انگوٹھیاں چھین کر فرار ہو گئے۔

○ کابل میں سرکاری فوجوں اور افغان باغیوں کے درمیان گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ لڑائی کا زیادہ زور روسی سفارت خانے کے آس پاس رہا۔ باغیوں کی شدید گولہ باری کے باعث سرکاری فوجوں کو روسی سفارتخانے کی عمارت سے پیچھے ہٹنا پڑا۔

○ اقوام متحدہ میں بوسنیا کے بارے میں امن مذاکرات کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر ختم ہو گئے ہیں۔ یورپی برادری کے ایلچی لارڈ اوون نے کہا ہے کہ آئندہ کسی پیش رفت کی توقع نہیں ہے۔ اس لئے مذاکرات جاری رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

○ جونیجو حکومت کی برطرفی کے سلسلہ میں سپریم کورٹ کے فیصلہ پر اثر انداز ہونے کے بارے میں ریٹائرڈ جنرل اسلم بیگ کے بیان کے حوالہ سے اٹارنی جنرل کی طرف سے رپورٹ پیش ہونے کے بعد جنرل اسلم بیگ کے خلاف توہین عدالت ایکٹ کے تحت کارروائی شروع کر دی جائے گی۔

بیرون پاکستان خریداروں کے چندہ میں اضافہ

بیرون پاکستان ڈاک کی شرحوں میں یکم فروری ۱۹۹۳ء سے جو نمایاں اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے ادارہ الفضل مجبور ہے کہ بیرون پاکستان خریداروں کے چندہ میں اضافہ کر دے۔ لہٰذا نئی شرح چندہ سالانہ برائے ممالک بیرون پاکستان مندرجہ ذیل ہو گی:۔

ملک	خطبہ نمبر	ہفتہ وار پیکٹ	روزنامہ
ایشیا، یورپ، افریقہ	۶۰۰ روپے	۲۱۰۰ روپے	۲۹۰۰ روپے
ایران، عراق، بنگلہ دیش، مصر	۳۰۰ "	۱۱۰۰ "	۱۲۰۰ "
بھارت	۳۵۰ "	۱۱۰۰ "	۱۵۰۰ "
ممالک امریکہ	۷۵۰ "	۲۸۰۰ "	۳۸۰۰ "
جنوبی امریکہ	۸۵۰ "	۳۱۰۰ "	۴۲۵۰ "

(مینیجر)

HOMEO COURSES ہومیو پیتھک کورسز

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	۶۵/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	۸۰/-	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	۱۸۰/-	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۸۵/-	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	۱۰۰/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	۴۵/-	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	۱۰۰/-	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	۵۰/-	تپدق کورس

ان کے علاوہ ۷۶ کیورٹیو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں
سٹاکسٹ:۔ کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ کنری: بلال میڈیکل سٹور۔ ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔ فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔ لاہور: شیراز میڈیکل سٹور یوہڑ والا چوک، کیورٹیو سٹور۔ اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔ گوجرانوالہ: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اوور ہیڈ برج۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس۔ ریلوے روڈ۔ منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار۔ حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبد الرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں۔ واہ کینٹ: طیب ہومیو پیتھک کلینک۔ انوار چوک بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور۔ میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔ کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن۔ غلام نبی روڈ۔ پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔ شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔ ساہیوال: ڈاکٹر قیصر محمود۔ میاں ہسپتال ہائی سٹریٹ۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ پاکستان فون ۷۷۱/۶۰۶

پیغام